جناب عبد الرشید ارشد ' جوہر آباد

عالمی معیشت ' یہودی ساہوکار اور مسلم ممالک

یہود کے بڑوں نے ۹۲۹ ق م میں عالمی حکمرانی کے لیے جو منصوبہ بندی کی اور جسے ہر دور کے بڑے یہودی سینے سے لگائے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اس منصوبہ بندی کی نوک پلک سنوارتے' اس کی حفاظت کرتے آئے' سود کے حوالے سے اس کے انکشافات چونکا دینے والے ہی نہیں' باشعور مسلمانوں کی نیندیں حرام کرنے والے ہیں۔ نزول قرآن سے کم و بیش ساڑھے سولہ سو سال قبل جس خباثت کی بنیاد پر دنیا مسخر کرنے کا یہود نے منصوبہ بنایا تھا' خالق نے قرآن حکیم میں اس خباثت کا توڑ اہل ایمان کے سامنے سود کو حرام قرار دے کر' اسے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ قرار دے کر فرمایا کہ مجھ پر ایمان کا دعویٰ کرنے والے اس زھر سے محفوظ رہیں۔ یہود کی مذکورہ منصوبہ بندی (Protocols) وثائق یہودیت کے نام سے مصدقہ دستاویز کی صورت میں آج بھی محفوظ ہے۔ آیئے Protocols میں سود کے کرشمے دیکھتے ہیں:۔

"یہودیت کے خفیہ ریکارڈ کی رو سے ۹۲۹ ق م سلیمان اور یہودیوں کے سربراہوں نے پر امن عالمی تسخیر کا عملی منصوبہ بنایا۔ تاریخ جوں جوں آگے بڑھتی گئی اس کام میں ملوث افراد نے اس منصوبہ کی جزیات طے کیں جس سے بڑی خاموشی اور امن کے ساتھ یہود کے لیے تسخیر عالم کا یہ منصوبہ شرمندہ تعبیر ہو سکے۔" (وثائق یہودیت ۔ اصلاحات ' صفحہ ۲۵)

راز کی بات: "آج ہم اپنے مالیاتی پروگرام کو زیر بحث لائیں گے جسے انتہائی مشکل ہونے کے ناتے ہم نے موخر کر رکھا تھا کہ در اصل یہی امر ہمارے تمام منصوبوں کی جان ہے۔ بات شروع کرنے سے پہلے یہ بتا دوں کہ میں نے آغاز میں اشارتاً اس پروگرام کا ذکر کیا تھا جب میں نے کہا تھا کہ ہماری تمام سرگرمیوں کا محور اعداد و شمار ہیں۔" (پروٹوکولز ' ۲۰-۱)

"غیر یہود کے مالیاتی اداروں اور ان کے زعماء کے لیے ہم جو اصلاحات کریں گے وہ ایسی شوگر کوٹڈ ہوں گی کہ نہ تو انہیں چونکائیں گی اور نہ ہی انہیں نتائج کا احساس ہوگا۔ غیر یہود نے اپنی حماقتوں سے اپنے مالیاتی امور کو جس طرح الجھا لیا اور بند گلی میں کھڑے ہوگئے' ہم انہیں اصلاحات کے نام پر یہ راہ سجھائیں گے۔" (پروٹوکولز ' ۲۰-۲۷)

شکاری کا جال: "غیر یہود کو بلا ان کی حقیقی ضرورت کے ' قرضوں کی چاٹ لگا کر' ان کی افسر شاہی میں رشوت خوری عام کر کے' انہیں کاہلی اور نا اہلی کے غار میں دھکیل کر ہم کو ان سے دوگنا' تین اور چار گنا بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ مال سمیٹنا ہے۔" (پروٹوکولز ' ۲۱-۲)

"ہمارے مزاحیہ ڈرامے کا پردہ ہٹتے ہی یہ حقیقت سب کے سامنے آجائے گی کہ ہمارے قرض سے بوجھ کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی رہتا ہے۔ یہ سودی بوجھ کم کرنے کے لیے مزید قرضے لینے پڑتے ہیں جن سے نئے قرضے اور نئے سود کا بوجھ بڑھتا ہے اور یوں اصل زر کی ادائیگی تو رہی ایک طرف' صرف سود کی ادائیگی کے لیے عوام کی گاڑھے کی کمائی ٹیکسوں کی زد میں آجاتی ہے۔ یہ عوامی ٹیکس' قرض اور سود سے بڑھ کر قوم کے لیے اذیت ناک ثابت ہوتے ہیں۔" (پروٹوکولز ۲۱-۳)

"غیر یہود نے یہ سوچنے کی کبھی زحمت ہی گوارا نہیں کی کہ وہ جو قرض ہم سے لیتے ہیں اس کی ادائیگی یا اس پر سود کی ادائیگی کے لیے بھی وہ ہم ہی سے قرض لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ در اصل یہ ہماری منظم سوچ کا عروج ہے جس سے ہم نے غیر یہود حیوانوں کو مسخر کر رکھا ہے۔" (پروٹوکولز ' ۲۰-۳۶)

سود کا کرشمہ: "غیر یہود کے ہاں جب تک معاملہ مقامی داخلی قرضوں تک محدود تھا تو بات یوں تھی کہ مال غریب کی جیب سے امراء کی جیبوں میں منتقل ہوتا تھا مگر جب ہم نے اپنے زر خرید ایجنٹوں کے ذریعے غیر ملکی قرضوں کی چاٹ لگائی تو غیر یہود کے تمام تر سرمایہ نے ہماری تجوریوں کی راہ دیکھ لی' یوں کہئے کہ یہ خارجی قرضوں پر سود کی صورت میں غیر یہود کا خراج ہے جو وہ ہمیں باقاعدگی سے ادا کرنے پر مجبور ہیں۔" (پروٹوکولز ' ۲۰-۳۲)

"غیر یہود حکمرانوں کے بناوٹی معیار معاملات اور نا اہل بے تدبیر وزراء' شعور و احساس ذمہ داری سے عاری افسر شاہی اور ان سب کا اقتصادیات کی ابجد سے ناشناس ہونا' سب پہلو مل کر ان ممالک کو ہمارا مقروض بناتے ہیں اور جب ایک بار سودی جال میں پھنس جاتے ہیں تو پھر نکلنا ان کے لیے ناممکن بن جاتا ہے۔" (پروٹوکولز ' ۲۰-۳۳)

"کوئی حکومت اپنے ہی ہاتھوں دم توڑ جائے یا اس کی اندرونی خلفشار اس پر کسی دوسرے کو مسلط کر دے' معاملہ جیسا بھی ہو' یہ ناقابل تلافی نقصان ہے اور اب یہ ہماری (حقیقی) قوت ہے۔ سرمایہ پر بلا شرکت غیرے ہمارا کنٹرول ہے' جو' جس قدر ہم چاہیں کسی حکومت کو (اپنی شرائط پر) دیں۔ وہ خوشدلی سے اسے قبول کر لے یا مالی بحران اپنا مقدر بنا لے۔"